سوال

(125) کیا نماز تراویح اور نماز تہجد ایک ہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بریڈفورڈ سے محمد سلیم خاں کاملپوری لکھتے ہیں تہجد اور نماز تراویح ایک ہی نماز ہے یا دو علیحدہ علیحدہ نمازیں ہیں ۔ جو دو علیحدہ علیحدہ نمازیں تصور کرتے ہیں ان کے پاس کون سے دلیل ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

موجودہ دور میں ہمارے ہاں رات کی نماز کو عام طور پر نماز تراویح سے تعبیر کیا جاتا ہے مگر حدیث میں اس نماز کے بارے میں کسی جگہ بھی لفظ ''تراویح'' استعمال نہیں ہوا۔ بلکہ اسے صلوۃ رمضان یا قیام لیل یا قیام رمضان کہا گیا ہے ۔ جس کے بارے میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے سوال کیا گیا تو اس کے جواب میں انہوں نے جو فرمایا اس کے الفاظ یہ ہیں :

''عن ابي سلمة بن عبد الرحمن انه سال عائشة كيف كانت صلوة رسول الله ﷺ في رمضان فقالت ماكان رسول الله ﷺ يزيد في رمضان ولا في غيره على احد عشرة ركعة۔'' (فتح الباري ج ٣ كتاب التهجد ص ٣٤٣ رقم الحديث ١١٤٧)

''یعنی حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمن روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ سے یہ سوال کیا کہ نبی کریم ﷺ کی رمضان میں نماز کیسے تھی تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آپ رمضان ہو یا غیر رمضان گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے ۔''

اس حدیث سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں

اول : یہ کہ رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کی رکعات گیارہ تھیں ۔

دوم : یہ کہ رمضان کے علاوہ نماز تہجد بھی آپ گیارہ رکعت ہی پڑھتے تھے ۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ تہجد اور تراویح ایک ہی نماز تھی یا الگ الگ تو ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ یہ دونوں نمازیں رمضان میں ایک ہی تھیں کیونکہ تہجد کو بھی قیام اللیل کہا گیا اور حضرت عائشہؓ سے رات کی نماز کے بارے میں رمضان میں پوچھا گیا تو انہوں نے مذکورہ جواب دیا ۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ رمضان میں حضور ﷺ تراویح الگ اور تہجد الگ پڑھتے تھے ۔ اب یہ ان کا کام ہے کہ وہ یہ ثابت کریں کہ رمضان میں حضور ﷺ کی تہجد اور تراویح علیحدہ علیحدہ تھیں ۔ وہ تو یہی کہہ سکتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے بھی تہجد اور تراویح کا الگ الگ ذکر کیا لیکن سوال یہ ہے کہ کیا آپ نے رمضان میں ان دونوں کو الگ الگ پڑھا ہے؟ اس کا کوئی ثبوت نہیں ۔

یہاں اس موضوع پر بعض ممتاز حنفی علماء کے اقوال نقل کرنا مفید ثابت ہوگا۔

حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں :

لامناعنه من تسلیم ان تراویحه علیه السلام کانت ثمانیة رکعات ولم یثبت فی روایة من الروایات انه علیه السلام صلی التراویح والتہجد علیحدۃ فی رمضان۔ (عرف الشذی ص ۳۰۹)

''اس سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں کہ حضور ﷺ کی تراویح آٹھ رکعت ہی تھیں اور کسی بھی روایت سے یہ ثابت نہیں کہ حضور ﷺ نے کبھی تراویح اور تہجد الگ الگ پڑھی ہوں۔''

امام ابن الہمام حنفی فرماتے ہیں :

''فتحصل من ہذا کله ان قیام رمضان سنة احدا عشرۃ رکعة بالوتر فعله۔ (فتح القدیر شرح ہدایہ لابن الہمام ۱/۴۰۷ (مطبوع کوئٹہ)

''یعنی مذکورہ ساری بحث سے یہ نتیجہ نکلا کہ قیام رمضان میں سنت گیارہ رکعت ہی ہے جو کہ آپ ﷺ نے خود کیا ہے۔''

ان کے علاوہ کبار علماء احناف جن میں امام طحاویؒ' علامہ عینیؒ' ملا علی قاریؒ اور شیخ عبدالحق دہلویؒ شامل ہیں۔ انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ سنت تو گیارہ رکعت تراویح ہی ہے جب کہ اس سے زیادہ رکعات پڑھنا بھی جائز ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص296

محدث فتویٰ